رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؛ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور۔ پاکستان

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	‘‘
سہ ماہی	۶	‘‘
ماہوار	۲½	‘‘

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۴ وفا ۱۳۲۷ ھش | ۲۵ شعبان ۱۳۶۷ ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۰

فلسطین کے متعلق اتحادی ثالث کی تجاویز کا اعلان

لیک سیکسس ۳ جولائی۔ جمعیت اقوام کے سکرٹری جنرل مسٹر لی نے کہا ہے کہ فلسطین کے مستقل حل کے متعلق اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ کل شائع کردی جائیں گی۔

ان تجاویز کا اعلان لیک سیکسس، قاہرہ، تل ابیب اور جزیرہ روڈز سے ایک ساتھ کیا جائیگا۔ اتحادی قوموں کے سیکرٹری جنرل کے پاس ان تجاویز کی نقل پہلے ہی پہنچ چکی ہے۔

اتحادی ثالث کی تجاویزِ امن کا سرکاری طور پر آج اعلان کردیا جائیگا

حیدرآباد کے لئے پٹرول کی سپلائی پر پابندی

نئی دہلی ۳ جولائی۔ حکومتِ ہند نے ایک نیا حکم جاری کیا ہے جسکی رو سے حیدرآباد کیلئے ہوائی جہازوں کے تیل کی فراہمی کو منسوخ قرار دے دیا گیا ہے۔

پونچھ کے علاقہ میں ہندوستانی فوج پیچھے ہٹ رہی ہے

تراڑکھل ۳ جولائی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پونچھ کے علاقے میں ہندوستانی فوج برابر پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اور آزاد فوج کے مجاہدین نہایت سرگرمی سے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ کئی جھڑپوں میں بیشمار ہندوستانی سپاہی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ پیچھے ہٹتے ہوئے ہندوستانی فوجیں آگ لگاتی جا رہی ہیں۔

کشمیر و فلسطین کے لئے سوا دو لاکھ روپے کی پیشکش

لاہور ۳ جولائی۔ پچھلے ایک ہفتے کے دوران میں جھنگ اور منٹگمری کے باشندوں نے کشمیر و فلسطین کے امدادی فنڈ میں علی الترتیب ایک لاکھ اور سوا لاکھ روپے چندہ دیا ہے۔

عرب نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے
کاؤنٹ برناڈوٹ آج قاہرہ پہنچ گئے!

قاہرہ ۳ جولائی۔ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ عرب نمائندوں سے بات چیت کرنے کے لئے آج قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ اس ملاقات میں ان تجاویز پر گفت و شنید ہوگی جو عرب نمائندے مستقل صلح کے سلسلے میں اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ نیز انہیں وہ چٹھی بھی دیدی جائیگی جس میں انکی پیش کردہ تجاویز کو مسترد کیا گیا ہے۔

خیال ہے کہ کاؤنٹ برناڈوٹ عربوں کو ایک بار پھر اس امر پر راضی کرنے کی کوشش کرینگے۔ کہ وہ اپنے نمائندے جزیرہ روڈز بھیجنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ تا وہ طرفین کی مشترکہ کانفرنس میں حصہ لے کر کسی باہمی سمجھوتہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

مشرقی پاکستان میں مسلموں اور غیر مسلموں کے درمیان
نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہیں

کلکتہ ۳ جولائی۔ حکومت پاکستان کے وزیر قانون مسٹر جگندر ناتھ منڈل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مسلموں اور غیر مسلموں کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہیں۔ پچھلے دنوں مشرقی پاکستان کے کچھ غیر مسلم اپنا وطن چھوڑ گئے تھے۔ ان کا ترکِ وطن محض اقتصادی وجوہ کی بنا پر تھا۔ کیونکہ وہاں اناج اور کپڑے کی قیمتیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ سرکاری ملازمتوں میں اچھوتوں کی نمائندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے بتایا کہ حکومت پاکستان اس بارے میں عنقریب ایک اعلان کرنیوالی ہے۔ اچھوت اقوام کی اقتصادی اور تعلیمی ترقی کے لئے بعض تجویزوں پر نہایت سرگرمی سے غور کیا جا رہا ہے۔ اچھوتوں کیلئے مشرقی پاکستان میں حکومت اب تک ۲۴ ہائی سکول کھول چکی ہے۔

اعرابِ فلسطین کیلئے دو ہزار پونڈ کا عطیہ

پشاور ۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے افغانستان نے اعرابِ فلسطین کی امداد کیلئے دو ہزار پونڈ ارسال کئے ہیں۔ اُمید ہے عنقریب مزید رقوم بھی ارسال کی جائیں گی۔

مشرقی پنجاب میں گندم کی قلت

امرتسر ۳ جولائی۔ جوالا فلور مل کے مالک سیٹھ ستیہ پال ورمانی نے ایک اخباری نمائندے کو بتایا ہے کہ مشرقی پنجاب میں گندم کا نرخ بڑھ جانے کی وجہ یہ ہے کہ اس سال یہاں گندم کی فصل اچھی نہیں ہوئی۔ اصل پیداوار صوبے کی اوسط پیداوار سے ۳۳ فیصدی کم رہی ہے۔ حکومت خود کثیر مقدار میں گندم خرید رہی ہے۔ اور اب تک قریباً ۳۴ ہزار ٹن اناج خرید چکی ہے جو مارکیٹ میں آئی ہوئی گندم کے ۷۵ فیصدی کے برابر ہے۔ صوبے میں گندم کا نرخ ۱۵ روپے فی من تک پہنچ چکا ہے۔

نیز یوپی میں گندم کا نرخ عام طور پر ۲۲ روپے فی من ہے۔ اور بعض علاقوں میں تو ۲۷ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

حیدرآباد کے لوگ ہر مصیبت کو جھیلنے کیلئے تیار ہیں
اقتصادی ناکہ بندی ہمارے عزم کو کمزور نہیں کر سکتی (رضوی)

حیدرآباد ۳ جولائی۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے کہا ہے کہ حیدرآباد کے لوگ ہر مصیبت کو جھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ اقتصادی ناکہ بندی ان کے عزم بلند کو کمزور نہیں کر سکتی۔ وہ ہر قیمت پر اپنی آزادی اور خود مختاری کو برقرار رکھیں گے

مجلس کے بیسویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جمعرات کے روز آپنے کہا۔ حیدرآباد نے معاہدہ ساکن اس امید پر کیا تھا کہ مستقل سمجھوتہ کرتے میں ہندوستان حیدرآباد کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا۔ لیکن افسوس یہ امید بر نہ آئی۔ حیدرآباد نے بخوشی خارجی معاملات اور مواصلات انڈین یونین کے سپرد کردینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن وہ اس پر بھی مطمئن نہ ہوئی۔ حیدرآباد میں ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ پچھلے دنوں دنیا کے اخبار نویسوں کا جو وفد حیدرآباد آیا تھا۔ اس نے یہاں کی فرقہ وارانہ صورتِ حال پر کامل اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا ریاست میں بالکل امن ہے۔ اور مختلف فرقوں کے لوگ بھائی چارہ سے کام لیتے ہوئے نہایت ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پشاور میں مہاجرین کشمیر کیلئے چندہ کی مہم

پشاور ۱ جولائی۔ مہاجرین کشمیر کی امداد کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کی مہم زور شور سے جاری ہے۔ پشاور کی میونسپل کمیٹی نے اس فنڈ میں دس ہزار روپے جمع کرائے ہیں۔ اس کے اپنے سٹاف کا ایک ہزار روپیہ اسکے علاوہ ہے۔ کشمیر ریلیف کمیٹی جو حال ہی میں قائم کی گئی ہے باشندگانِ پشاور کی طرف سے مجاہدین کشمیر کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ وصول کر چکی ہے۔

افغانستان میں سیلاب

پشاور ۲ جولائی۔ افغانستان میں زبردست سیلاب کی وجہ سے جلال آباد کے علاقہ میں شدید نقصان کی خبر ملی ہے۔ تین افراد جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

رفتارِ زمانہ ——— اسلامی ممالک کی سیاسیات کا ہفتہ وار جائزہ

(ثاقب زیروی)

۹ر جولائی کو فلسطین کی جنگ کے دوبارہ شروع ہو جانے کے امکانات۔ گلگت میں آزاد کشمیر حکومت کے گورنر کا تقرر۔ حیدر آباد کی معاشی ناکہ بندی حضور نظام پر پاکستان سے اسلحہ لانے والے ہوا بازکو ایک ہزار پونڈ کی پیشکش کا الزام۔ ڈچ اور انڈونیشی حکومتوں کی مصالحتی گفتگو میں تعطل افغانستان کی قبائلی علاقے سے کامل دستبرداری سوڈان میں برطانی حکمت عملی کے خلاف مصر کے کھنے کونے میں اضطراب

جنگ فلسطین

عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عزام پاشا کا یہ اعلان کہ عربوں کو اپنے مولا اور اس کی دی ہوئی طاقت پر بھروسہ ہے۔ اور بالآخر جنگ ہی ہمارے عقدوں کا صحیح حل پیش کریگی اس امر کی پیشگوئی تھی کہ عرب اتحادی ثالث کاؤنٹ برنا ڈوٹ کی تجاویز کو جن میں گو بہت لچک موجود تھی اور دونوں کے لئے انتخاب کے لئے کافی گنجائش تھی مسترد کر دیں گے۔ اور ہوا بھی وہی۔ عرب لیگ سیاسی سب کمیٹی جو از سروں سے باقاعدہ طور پر ان تجاویز پر غور کر رہی تھی۔ اس نے انہیں مسترد کر دیا ہے یہودی ابھی تل ابیب میں ان پر غور وخوض کر رہے ہیں۔ لیکن عرب آخری فیصلہ کر چکے ہیں۔ گو باقاعدہ جواب تیار کرنے کی غرض سے سب کمیٹی ایک دوبارہ اجلاس اور کرے گی۔ سب کمیٹی کے اعلان کے مطابق ان شرائط و تجاویز میں عربوں کے لئے کسی باعزت سمجھوتے کی گنجائش نہیں اور نہ عرب کسی حالت میں اسرائیلی حکومت کے قیام کو گوارا کر سکتے ہیں۔

یہودیوں کو انگریزوں اور امریکنوں کی امداد اور پشت پناہی بدستور حاصل ہے۔ اور اب تو روس نے بھی ہمنوائی شروع کر دی ہے۔ یہودی دہشت پسند پارٹی ارگن زوائی لیومی کو ولایات بلقان کے راستے سے روسی اسلحہ پہنچ رہا ہے۔ یہ اسلحہ فضائی ٹرانسپورٹ کے ذریعے پہلے پراگ (چیکوسلواکیہ) پہنچایا جاتا ہے۔ اب نام نہاد اسرائیلی حکومت کا وزیر خارجہ اس پارٹی سے باقاعدہ طور پر دوسری فوجوں کے ساتھ ملکر جنگی سرگرمیاں جاری رکھنے کی تلقین کر رہا ہے۔ اور اگر یہ مان گئی تو روسی اسلحہ کھلم کھلا میدان جنگ میں استعمال ہونا شروع ہو جائے گا۔

عرب لیگ کونسل کے صدر جمیل مردان بے نے روس اور امریکہ کے اسرائیلی حکومت سے تعلقات سفارت قائم کرنے کے اقدام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اتحادی ثالث کی زیر نگرانی مصالحت میں براہ راست مداخلت کی گئی ہے شام کے وزیر امور خارجہ نے ایک امریکن آتش بار طیارے کی بیروت کے علاقے پر بمباری کی شکایت کی تھی۔ اس کی آج تردید کر دی گئی ہے

فرمانروائے شرق الاردن سلطان عبداللہ اور جلالت الملک سلطان ابن سعود کے درمیان از سر نو تعلقات مودت کے استحکام نے کم از کم دشمنوں کے افتراق پیدا کرنے کی راہ کو مسدود کر دیا ہے۔ دونوں رؤساء حکومت نے جنگ فلسطین میں پیش از پیش سرگرمیاں دکھانے کے وعدے کئے ہیں۔

صورت حالات تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اینگلو امریکن بلاک (جسے متوقع قسمت سے اس معاملے میں روس کی اعانت بھی حاصل ہے) اسرائیلی حکومت کے قیام پر تلا ہوا نظر آتا ہے۔ ادھر عربوں نے تقسیم فلسطین اور ایسی کسی حکومت کے قیام کی ہر تجویز کو ٹھکرانے کا عزم کر رکھا ہے عارضی صلح کی میعاد میں توسیع کے وہ قائل ہی نہیں۔ یہودیوں کی درپردہ تخریبی کارروائیاں بدستور ہیں۔ ان حالات نے ۹ر جولائی کو فلسطین کی جنگ کے دوبارہ شروع ہو جانے کے امکانات کو قوی سے قوی تر بنا دیا ہے۔

کشمیر کمیشن

یہودیوں کے برقی بلاوے پر اتحادی ثالث اگر جانے بھی والا ہے۔ لیکن کشمیر کمیشن کے ورود مسعود کی خبریں ابھی آ رہی ہیں بلکہ صرف ابتدائی عملہ کا ایک ہی رکن آیا ہے۔ جو کمیشن کے قیام سے متعلقہ انتظامات کرکے کراچی سے ہو کر دہلی پہنچ چکا ہے۔ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے تو کمیشن کا خیر مقدم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حکومت ہندوستان کا رویہ بھی گو ایسا رہا۔ کہ کمیشن کے کام میں خواہ مخواہ رکاوٹ ڈالی جاتی رہی صدر کمیشن کے تین تاروں کے جواب میں کہیں ایک دفعہ پنڈت نہرو کو جواب دینے کی توفیق ملی ہے اور وہ بھی یہ کہ تمام امور ملاقات پر ملتوی کر دیئے گئے ہیں لیاژوں افسر کا تقرر بھی اسی وقت عمل میں آئے گا

نئی صورت حالات کے پیدا ہونے کے بعد شیخ جی سے مشورہ کرنے کے لئے پنڈت نہرو۔ سردار بلدیو سنگھ اور مسٹر آئینگر جو سری نگر تشریف لے گئے تو انہیں اپنی مرضی کے استصواب کے لئے فضا چنداں سازگار نظر نہ آئی چنانچہ نئے احکام صادر کر دیئے گئے جس کے نتیجے میں وادی کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام وسیع پیمانے پر شروع ہو گیا۔ جنگ شدت اختیار کر گئی اور مزدور اور کسان کانفرنس کے مسلم کارکنوں کو بھی گرفتار کرکے قید خانوں میں ٹھونسے جانے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔

جنگ کشمیر کے سارے محاذ جوں کے توں ہیں۔ ہندوستانی فوجوں کے جارحانہ اقدامات کے ساتھ ساتھ ہی آزاد فوجوں کی مدافعت بھی شدت اختیار کرتی گئی۔ ہندوستانی سپاہی زیادہ مرے۔ اور کوئی محاذ بھی ایک یا دو دن سے زیادہ کسی فریق کے قبضے میں نہیں رہا۔ اور یوں مسٹر کرشنا مینن کی وہ بڑ جو انہوں نے لندن میں ہانکی تھی کہ ایک اندر اندر کشمیر کو حملہ آوروں سے خالی کر دیا جائے گا۔ اکارت گئی۔

گلگت کے اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ اور گورنر بریگیڈیئر گھنسارا سنگھ کو نظر بند کر کے آزاد حکومت نے اپنا گورنر راجہ جمال خان کو مقرر کیا ہے۔ اس نئے تقرر کے بعد گلگت اور سرحدی صوبے کے درمیان سلسلہ مواصلات پھر شروع ہو گیا ہے۔ کشمیر کمیشن ۱۰ر جولائی کو پہنچ جائے گا۔ اس وقت صدارت بدل کر ارجنٹائن کی بجائے بلجیم کے نمائندے کے پاس جا چکی ہوگی۔ وادی کشمیر کا ہر بارسوخ کارکن گرفتار یا قتل ہو چکا ہوگا۔

حیدر آباد

یُوں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کیا دنیا بھر کے مسلمانوں سے برطانی سامراج کا یکدم نگاہیں پھیر لینا ایک باقاعدہ سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق تھا۔ ورنہ برطانیہ کا رکن امور خارجہ بھلا اپنے ہی آزادی کے بل کی خود ہی غلط تاویل کرتا اور پھر جب مسٹر چرچل نے اس پر جائز نکتہ چینی کی تو اسے نوک پائے استحقار سے ٹھکرا دیا گیا۔ اور سب سے حیرانی تو اس امر کی ہے کہ مسٹر چرچل کے استصواب پر ہندوستان کے وزیر داخلہ مسٹر پٹیل نے جو بیان دیا ہے اور جس میں چرچل کی تصریحات کو شرارت آمیز وغیرہ بھی کہا گیا ہے اسے برطانی اخباروں نے خوب اچھالا ہے حالانکہ اس کے برعکس امریکہ کے ایک برطانیہ دوست اخبار ٹریبون ہیرلڈ نے حیدر آباد کے اقدام کو جائز اور مطابق قانون قرار دیا ہے۔

حیدر آباد کے اندر اور باہر تخریبی سرگرمیاں بڑے زور شور سے شروع ہیں جلوں کی جعلی وارداتوں کی یادداشتیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ایک سو چھتیس یادداشتیں تو اکیلی حکومت مدراس ہی نے بھیجی ہیں۔ حیدر آباد کی سرحدوں پر تلے ہوئے ہیں ملحقہ علاقوں میں نظام کے نفقہ کالم قرار دے کر مسلمانوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ سکندر آباد اور حیدر آباد کے درمیان سلسلہ مواصلات کو کاٹنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اب تو ایک نئے استعماری انداز کا پروپیگنڈا شروع ہوا ہے۔ حضور نظام پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ہر اس ہوا باز کو ایک ہزار پاؤنڈ کی پیشکش کی ہے۔ جو پاکستان سے حیدر آباد میں اسلحہ لا دے گا۔ اور کہ چند برطانی ہوا بازوں نے اسے قبول بھی کر لیا ہے۔ معاشی ناکہ بندی کی گرفت کو سخت کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت حیدر آباد پر سیکیورٹیز کے انتقال پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اور ہندوستان و حیدر آباد

الفضل ماشہدت بہ الاعداء

پادری والٹر ایم اے سکرٹری وائی ایم سی اے لاہور کے تاثرات

"میں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جا کر ..... ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش تھا۔ جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آجکل بالکل مفقود ہے۔ قادیان میں ... محبت اور ایمان کی وہ روح جسے عام مسلمانوں میں بے فائدہ تلاش کرتا رہا نظر آئے گی ... قادیان کی جماعت وسیع دائرہ اسلام کی ایک مستقل اور روز بروز بڑھنے والی قوت کی شکل میں قائم رہیگی" (احمدیہ موومنٹ)

روزنامہ الفضل
۴ جولائی ۱۹۵۰ء

کشمیر کمیشن کے بائیکاٹ کی دھمکی

گلوب نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے۔ کہ "اگر یو۔ این۔ او کی کشمیر قرارداد تبدیل نہ کی گئی۔ اور ہند یونین کے سوالات کا جواب تسلی بخش نہ دیا گیا۔ تو ممکن ہے کہ کشمیر نیشنل کانفرنس کمشن کا بائیکاٹ کر دے۔ باخبر حلقوں کا تو یہاں تک خیال ہے۔ کہ اگر استصواب رائے ہوا تو نیشنل کانفرنس ممکن ہے۔ بالکل الگ تھلگ رہنے کی پالیسی اختیار کرے"۔

اگر یہ خبر درست ہے اور شیخ محمد عبداللہ اور اسکی پارٹی کشمیر کمیشن کو بائیکاٹ کرنے کا اور استصواب رائے سے الگ رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انڈین یونین اس معاملہ میں وہی ہتھیار استعمال کرنا چاہتی ہے۔ جو کانگرس نے سرحدی صوبہ کے استصواب رائے کی صورت میں کیا تھا۔ سرحدی صوبے کے استصواب رائے کے وقت بھی کانگرس نے جب دیکھا۔ کہ اس کی ناکامی یقینی ہے۔ تو اس نے رائے دہندگی کی مہم میں حصہ لینا ترک کر دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں بھی کچھ ویسے ہی حالات رونما ہو رہے ہیں۔ اور اگرچہ عبداللہ کی حکومت نے پاکستان کے حامیوں کو سخت تکلیف پہونچا رکھی ہے۔ پھر بھی شیخ صاحب کو ڈر ہے کہ پانسہ الٹا ہی پڑے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کے پاکستان سے اتنے قریبی اقتصادی اور دیگر تعلقات ہیں کہ اس ریاست کے رہنے والے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اتنی بات اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر یہ ملک پاکستان سے الگ ہو گیا۔ تو اس کی زندگی ناممکن ہو جائے گی۔ خاص کر خوراک کا مسئلہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ ہند یونین کبھی اس کو حل نہیں کر سکتی۔ خود ہند یونین کو اپنے ملک کے لئے خوراک لاکھوں ٹن باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ کشمیر کی کمی بھی پوری کر سکے گی اسی طرح دوسری ضروریات زندگی کی حالت ہے۔ انڈین یونین اگر ضروری سامان دے بھی سکتی ہو۔ پھر بھی نقل و حمل کی اتنی دقتیں ہیں کہ وہ اس کام کو باحسن وجوہ سرانجام نہیں دے سکتی۔

لڑائی کے زمانہ میں تو جیپوں وغیرہ کی رسد کے لئے ہوائی اور دیگر ذرائع معمول سے زیادہ خرچ برداشت کر کے بھی سامان پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی اخراجات کام کی اہمیت کی وجہ سے تھوڑے عرصہ کے لئے برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن دوامی طور پر غیر معمولی اخراجات برداشت کرنا بڑی سے بڑی حکومت کے لئے بھی ممکن نہیں۔

اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ شیخ عبداللہ اس وقت انڈین یونین کا وہی پرانا کھیل "میں نہ مانوں" کھیل رہے ہیں۔ اور کشمیر کمیشن سے عدم تعاون کی دھمکی سے ان کی مراد یہ ہے۔ کہ اس دباؤ سے یو این او سے مزید مراعات حاصل کی جائیں۔ لیکن یہی بات اس بات پر بھی دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ کشمیر میں موجودہ حالات انڈین یونین کے لئے سازگار نظر نہیں آتے۔ کیونکہ اگر اسکو لوگوں پر بھروسہ ہوتا۔ کہ ساٹھ فی صدی بھی اس کے حق میں رائے دیں گے۔ تو یقیناً وہ آزادانہ استصواب رائے سے اس طرح خوفزدہ نہ ہوتی۔ اور دنیا میں اپنی بے انصافی اور ناجائز ضد کے لئے رسوا ہونا برداشت نہ کرتی۔ لیکن باوجود دنیا میں رسوائی خریدنے کے وہ ڈھٹائی سے اگر اپنی ناجائز ضد پر عمل کروانا چاہتی ہے۔ تو اس کے یہی معنے لئے جا سکتے ہیں۔ کہ کشمیر میں اس کی حالت بہت پتلی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر والوں نے انڈین یونین کے فوجی راج کا تلخ تجربہ جو حاصل کیا ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی بدظن ہو گئے ہیں۔ جو اسکو محض ہندو حکومت سمجھ کر شروع میں ناپسند کرتے تھے۔ جہاں جہاں تک بھی انڈین یونین کا فوجی راج پھیلا ہوا ہے۔ وہاں وہاں تک سوائے بربادی اور تباہی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اور نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو بھی اس سے بدظن ہو چکے ہیں۔ کشمیر میں انڈین سپاہی بداخلاقی میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اتنی زیادتیاں کر رہے ہیں کہ کسی شریف انسان کی عزت محفوظ نہیں۔ خود ڈوگرے ان سے نالاں ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں خود ڈوگرہ عورتیں مشرقی پنجاب میں اب تک منتقل کی جا چکی ہیں اور شراب نوشی کے بغیر تو ان کا گزارہ ہی نہیں۔ بے شک ان کے پاس میکنیکل فوجی سامان بافراط ہے۔ لیکن یہ اتنا کشمیری مجاہدین کے خلاف صرف نہیں ہوتا۔ جتنا کہ کشمیری دیہات کی لوٹ کھسوٹ میں صرف ہوتا ہے۔ ویسے دکھاوے کے لئے تو کہا جاتا ہے۔ کہ کشمیر میں اب بڑے آرام سے سیر و تفریح کے لئے آ جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ آرام صرف حکومت کے افسروں وغیرہ کے لئے ہے نہ کہ پرائیویٹ سفر کرنے والوں کے لئے

کشمیر کے لوگوں کا زیادہ تر گزارہ موسم گرما کے مسافروں پر منحصر تھا۔ دو سال سے زائد عرصہ سے آمدنی کا یہ ذریعہ بھی مسدود ہو چکا ہوا ہے۔ اور واقعی کشمیر کے باشندوں کے لئے زندگی دوبھر ہو چکی ہے۔ پھر امن کی حالت ہوتی۔ اور پاکستان سے تعلقات منقطع نہ ہوتے۔ تو چاروں طرف سے امداد پہنچ سکتی تھی۔ مگر اب انڈین یونین کا راج ان کو سخت مہنگا پڑ رہا ہے۔

شیخ عبداللہ اور اس کے ہوا خواہ (بھی) حقیقت کو جانتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جونہی یو۔ این۔ او کی کشمیر کمیشن نے ان کے مقبوضہ علاقہ میں قدم رکھا۔ تو ان کا سارا پول کھل جائے گا۔ جس کو اب وہ اپنے پروپیگنڈا سے چھپائے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ ایسے اعتراضات اٹھا رہے ہیں۔ جو وہ خود بھی جانتے ہیں کہ دنیا کی نظر میں انڈین یونین کے وقار کو ملیامیٹ کر دینے والے ہیں۔ غرض عجب حالت ہے، نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن کا سا معاملہ ہے کشمیر کمیشن جائے تب بھی رسوائی اور اگر اس کا بائیکاٹ کیا جائے تب بھی رسوائی۔ لیکن شائد وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ آخری قسم کی رسوائی پہلی سے زیادہ اچھی ہے دوسرے اس میں لالچ کے جذبہ کا بھی جو اصلی محرک ہے۔ دخل ہے وہ سمجھتے ہیں کہ شائد اس طرح کشمیر کمیشن کی بلا ٹل جائے۔ اور ان کی بات بنی رہے۔ اور وہ فوج کے زور پر کشمیر پر اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن یو۔ این او نے جو ارادے ظاہر کر رکھے ہیں۔ ان کے خیال سے یہ بلا ٹلتی ہوئی نظر نہیں آتی کیونکہ یو۔ این۔ او کے ممبران انڈین یونین کے کیس کا کھوکھلا پن محسوس کر چکے ہیں۔ اور جو روش "میں نہ مانوں" والی وہ شروع ہی سے اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس سے اکتا چکے ہوئے ہیں۔ دنیا حیران ہے کہ بھلا کوئی ایسا بھی باعزت ملک دنیا میں ہو سکتا ہے جو آزادانہ غیر جانبدارانہ استصواب رائے کی مخالفت کرے۔ اور اس سے بچنے کے لئے ایسی ایسی ضد اختیار کرے۔ جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ

حقیقت یہ ہے۔ کہ کشمیر کا معاملہ اب اتنا رسوائے عالم ہو چکا ہے۔ اور انڈین یونین نے اپنی ناواجب اور غیر دانشمندانہ ضد سے اس کو اتنا غیر معمولی بنا دیا ہے۔ کہ اب آخری وقت ہے کہ انڈین یونین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی روش بدل ڈالے۔ اور جھوٹے غرور کو خیرباد کہہ کر صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے۔ اور جو چیز اس کی نہیں ہے۔ اس پر دست درازی سے باز آ جائے۔ ہند یونین اور پاکستان کے مستقبل کی بہبودی اسی بات پر منحصر ہے۔ کہ کوئی نو آبادی بھی دوسرے کے حقوق پر تجاوز کی کوشش نہ کرے۔

پاکستان کے یہودی

خبر ہے کہ پاکستان کے یہودی انڈین یونین میں جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی مخاصمت کی وجہ سے انہیں ڈر ہے۔ کہ عربوں کے ہم مذہب پاکستانی ان کو ایذا دیں گے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پاکستان کے یہودیوں کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ نہ تو اسلام ہی اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ کہ غیر مذہب والوں کو اسلامی حکومت تنگ کرے۔ اور نہ پاکستانی ہی اتنے بے انصاف ہیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ یہودیوں کو محض اس لئے تنگ کرنے لگیں گے۔ کہ ان کے ہم مذہب کسی دوسرے ملک میں مسلمانوں کے ساتھ مصروف جنگ ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس امر کا اعلان کرے۔ کہ کسی یہودی کو جو پاکستان میں رہتا ہے محض اس وجہ سے تنگ نہیں کیا جائے گا۔

اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ یہودی ایسی قوم نہیں ہے۔ کہ جس کے ساتھ احسان کیا جائے۔ تو وہ شکرگزار ہو۔ اسلامی تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ مسلمانوں نے یہودیوں کے ساتھ بڑے بڑے احسان کئے۔ مگر اس کینہ ور اور احسان فراموش قوم نے ہمیشہ نیکی کا بدلہ برائی سے دیا۔ لیکن ہمیں اس وجہ سے اسلامی اخلاق کے اظہار کو ترک نہیں کرنا چاہیئے اور حکومت کو ان کے لئے امن کا اعلان ضرور کرنا چاہیئے۔ آگے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں ہمیں اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر وہ پھر بھی جانے پر مصر ہوں۔ تو ان کی مرضی۔ یہودی بھی ایک بنیا قسم کی قوم ہے۔ اور پرلے درجہ کی سود خوار مسلمانوں میں ان کا رہنا یوں بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی خصلتیں کچھ ایسی ہی ہیں کہ دنیا کا کوئی خطہ سوائے شائد انڈین یونین کے ان کے لئے سازگار نہیں ہوگا۔ مگر ہمیں تو یہ بھی ڈر ہے۔ کہ شائد انڈین یونین بھی ان کو

(باقی دیکھیں صفحہ کالم ۳ و ۴)

طاہر عمر کی وفات

اور احباب کی تعزیت

(از مکرم حکیم عبدالوہاب صاحب عمر)

اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت میرا پیارا بچہ طاہر عمر کچھ عرصہ اپنی بہار دکھا کر ۳۰ مئی ۴۸ء کو فوت ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ عزیز طاہر عمر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا پوتا تھا۔ اس حادثہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصاً اور دیگر احباب کرام نے عموماً ہمارے ساتھ جس ہمدردی و مہربانی کا ثبوت دیا ہے۔ اس نے میری اور میری بیوی طاہرہ کے غمزدہ دل کو بڑی تسلی اور تسکین دی۔ حضرت ام المومنین رضؓ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت امیر المومنین کے صاحبزادگان اور ان کی بیگمات سب میرے گھر تشریف لائے۔ اور میرے غم میں شریک ہوئے۔ اور تجہیز و تکفین کا انتظام فرماتے رہیں بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ باوجود علالت جودھامل بلڈنگ کی تیسری منزل پر تشریف لائیں۔ اور بچہ کو غسل دیا۔ مولانا عبدالمجید صاحب سالک بی۔ اے مدیر روزنامہ انقلاب جناب غلام محمد صاحب اختر جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال اور دیگر احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تعزیت کے لئے جو تاکید فرمائی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ مجھے پہلی دفعہ ہوا۔ اگر احباب کی دعائیں اور ہمدردیاں میرے ساتھ نہ ہوتیں۔ تو غم کا احساس کم ہونے کی بجائے اور بڑھ جاتا۔

طاہر عمر کی پیدائش سے قبل مجھے اور میری بی بی کو اس کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ اور اس کی وفات سے قبل قادیان میں دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک رات بحالت خواب مجھے آواز آئی۔ تمہیں کچھ دیں۔ اس کے بعد میری بچی فریدہ عمر کے ہاتھ مجھے نظر آئے۔ پھر میری بیوی طاہرہ نظر آئی۔ لیکن میرے خاندان میں میرا لڑکا طاہر عمر نظر نہ آیا۔ میں نے صبح اٹھ کر مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان سے عرض کیا۔ کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ آپ دس روپے میری طرف سے پانچ روپے میری بیوی کی طرف سے پانچ روپے میری بچی کی طرف سے دس روپے بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے قبول کریں۔ اور مجھے اجازت دیں۔ کہ اس رقم سے قادیان میں دار الشیوخ کا دوبارہ افتتاح کروں میرے شریک کار جناب عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ناظر دعوت و تبلیغ جناب مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ نے بھی چندہ دیا۔ حضرت امیر صاحب نے اجازت مرحمت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد عاجز مسجد مبارک میں طلب بڑھایا گیا تھا۔ اس خواب کا ذکر کیا۔ تو درویشان قادیان نے جن کی بظاہر ایک پیسہ بھی آمد نہ تھی۔ اسی وقت ۸۰ روپے جمع کر دیئے۔ پھر عاجز نے بحیثیت ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان صدر انجمن سے اس ادارہ کی باقاعدہ منظوری حاصل کی۔

بظاہر طاہر عمر کی موت لاہور کی شدید گرمی اور لو کی وجہ سے ہوئی۔ طاہر عمر اس سے قبل بھی گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت یہ عاجز بارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بطور نمائندہ خاندان حضرت خلیفہ اول رضؓ قادیان گیا ہوا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیز مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب انچارج نور ہسپتال لاہور کو بلایا علاج کا حکم دیا۔ اور فرمایا منور یہ تو گرمی کی وجہ سے بالکل بے ہوش ہے۔ اور خود بہت توجہ کے ساتھ دعائیں کی تھیں۔ مشیت الٰہی کے ماتحت یہ تقدیر میرے آنے تک ٹل گئی۔ اور مجھے اپنی بچہ کی خدمت کا مزید موقعہ مل گیا۔ پھر عزیز پر دوبارہ لو اور گرمی کا حملہ ہوا۔ میں نے اپنی بچی فریدہ عمر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے بھیجا۔ حضور نے فرمایا میں نے تو طاہر عمر کو انعام دینا تھا۔ یہ پھر بیمار ہو گیا۔ نیز پیغام بھیجا۔ کہ طاہرہ بیگم عبدالوہاب عمر کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی دوا تریاق الٹھرا کھلانا شروع کر دو۔ حضور کے اس فقرہ سے طاہرہ کا ماتھا ٹھنکا۔ اور اسی روز نماز مغرب سے قبل طاہر پر نزع کی حالت طاری ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے دل کی طاقت کے لئے ٹیکے بھیجے۔ مگر اب علاج کا وقت ختم ہو چکا تھا عاجز نے انجکشن کی سرنج ہاتھ سے رکھدی۔ مغرب کی نماز کا وقت تھا۔ نماز میں مشغول ہو گیا۔ اور اپنے مولیٰ سے عرض کیا۔ کہ تیرا بندہ تیری رضا پر راضی ہے۔ اس وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ خواتین دعاؤں میں مصروف تھیں۔ میں نے اپنی بچی فریدہ عمر سے پوچھا۔ تم رضائے الٰہی پر راضی ہو۔ اس نے اقرار کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد نواب میاں محمد احمد صاحب نے بتلایا۔ کہ طاہر کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے جنت میں پہنچ چکی ہے۔ اس موقعہ پر میری بی بی طاہرہ بیگم نے جس صبر کا نمونہ دکھایا ہے۔ وہ میرے لئے بڑی سکینت کا موجب ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے قریباً تمام صاحبزادگان اس عاجز کے غم میں شریک ہوئے اور طاہر کی آخری خدمت تجہیز و تکفین کے لئے عاجز کے غریب خانہ میں تشریف لے آئے۔ دوسرے روز صبح حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ہم طاہر کو قبرستان میانی صاحب میں سپرد خاک کرنے کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ کے مزار مبارک پر دعا کر کے واپس آئے۔

ترمیم نہ کر زمزمۂ سازِ ازل میں

باتوں میں کہاں ہے جو ہے تاثیر عمل میں

باتیں گو کرے بیٹھ کے تو شیش محل میں

پانی میں کہیں اصل نہ قائم ہو گر اس کی

آسکتا نہیں ایسا کبھی روپ کنول میں

تیری یہ تمنا کہ ملے سلطنت اول

ہے یہ بھی مقام ایک مقاماتِ اجل میں

تو مانگتا ہے دونوں جہانوں کے خزانے

اس طرح کہ دینا نہ پڑے کچھ بھی بدل میں

پھولوں کو سناتا ہے ستاروں کے قصیدے

ترمیم نہ کر زمزمۂ سازِ ازل میں

تنویرؔ کہو چھیڑوں کوئی میں بھی ترانہ

اک ٹوٹا ہوا ساز ہے میری بھی بغل میں

بقیہ صفحہ ۳

برداشت نہ کر سکے۔ کیونکہ بنیا بھی سود خوار اور یہودی بھی سود خوار۔ ہم پیشہ ہم پیشہ کا بیری ضرور ہوتا ہے۔ مشہور ہے۔

وہی طریقے

کانگرس کے بڑے بڑے جاپانی لیڈر آزادی سے پہلے یہ بھی کہا کرتے تھے کہ انگریزی راج ہندوستان کے لئے موزوں نہیں ہے ہندوستان اپنی تہذیب و تمدن کے طریقوں سے ترقی کرنا چاہتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے برطانوی حکومت کو شیطانی حکومت کا خطاب دے رکھا تھا۔ محض اس لئے کہ برطانوی حکومت دوسرے ملکوں کو محکوم رکھنے کے لئے ناجائز دباؤ سے کام لیتی تھی

آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی کانگرس جب برسر اقتدار آئی۔ تو اس نے بھی وہی طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ جن کے لئے وہ برطانوی حکومت کو کوسا کرتی تھی۔ چنانچہ اس ضمن میں اس نے جو روش کشمیر اور حیدر آباد کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ وہ کسی طرح مغربی استبداد کے طریقوں سے ممیز نہیں ہو سکتی۔ باوجودیکہ کشمیر میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ محض پاکستان کا حق دبانے کے لئے وہاں وہ فوجی فیصلہ کرانے پر تلی ہوئی ہے۔ ریاست حیدر آباد کی آزادی سلب کرنے کے لئے بھی وہ نہایت ظلم و ستم کے طریقے استعمال کر رہی ہے۔ اور اس کی بالکل ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام سامان خور و نوش اور دیگر ضروری سامان ریاست میں جانے نہیں دیتی۔ گویا ایک طرح سے ریاست کا پورا پورا محاصرہ کر رکھا ہے۔

جرمنی سے چشم دید حالات

(از شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے واقف تحریک جدید مبلغ اسلام)

(۲)

اس حالت کو اور زیادہ بدتر کرنے والی یہ بات ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں جرمن لوگ روسی علاقہ سے مغربی جرمنی میں آ چکے ہیں۔ اب ان کی فرودگاہ کا انتظام ایک اور پیچیدگی کا سامان ہے۔ وسیع میدانوں میں چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنا دی گئی ہیں۔ جہاں سردیوں سے بچنے کا کوئی سامان نہیں۔ اور یاد رہے کہ سردیوں کے دنوں میں بعض اوقات یہاں پارہ درجۂ انجماد سے تیس۳۰ درجے نیچے تک گر جاتا ہے۔ اس مصیبت کی داستان کو قلمبند کرتے وقت ہاتھ کانپتا اور دل لرزتا ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ سب کچھ آنکھوں دیکھی حالت ہے۔ بعض وجوہ کی بناء پر بالعموم اخبارات میں صحیح حالات نہیں شائع ہوئے۔ کیونکہ صحیح حالات کو چھپانے کا بھی یہاں ایک طریق ہے جس کا ذکر آگے جا کر کرونگا۔

ایک اور مسئلہ یہاں ضعیف العمر لوگوں کا ہے کوئی اڑھائی لاکھ کی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو ستّر برس سے متجاوز کر چکے ہیں اور بیس۲۰ سے تیس۳۰ ہزار تو اسّی۸۰ برس سے بھی زائد عمر کے ہیں۔ یہ لوگ ہر لحاظ سے محتاج ہیں۔ اور کسی کام کے اہل نہیں۔

آج یہ ضعیف العمر لوگ تنگ و تاریک کونوں میں ٹوٹے پھوٹے بستروں پر پڑے اپنی زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ میں نے جب پناہ گزینوں کو اس طرح ہوائی حملہ کی پناہ گاہوں میں رہتے دیکھا تو میں نے محسوس کیا کہ میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جو غیر ملکی جرمنی میں آ کر بالعموم نہیں دیکھتا۔ تب مجھے اس ملک کی صحیح حالت کا اندازہ کرنے کا موقعہ ملا۔

کھنڈرات میں سے گذرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ یہ ایک شہر خموشاں ہے۔ جسے آباد کرنے کی نہ کسی کو خواہش ہے اور نہ ہمت اور نہ شاید فرصت۔ کوئی ایسی حرکت نظر نہیں آئی جو تعمیر کے کام کی طرف اشارہ کر سکے۔ کیا اُس شخص کا دل اس منظر سے پھٹ نہ جاتا ہوگا۔ جو ان مقامات سے اس خیال کے ساتھ گزرتا ہے کہ ان ملبہ جات کے نیچے میری ماں یا بہن یا بھائی یا باپ یا دوسرے رشتہ دار دبے پڑے ہیں۔ ہاں جو پانچ سال سے اس غیر طبعی تدفین کی حالت میں ہیں۔ یقیناً انسان کی جان کیساتھ نہایت بے دردی اور بے باکی سے کھیلا گیا ہے یقیناً بے گناہ مخلوق خداوندی کا خون نہایت ذلیل طریق پر بہایا گیا ہے کہتے ہیں کہ اُن دنوں مُردوں کے تعفّن کے نتیجہ میں وبائی امراض کے پھیل جانے کے خطرہ کو کم کرنے کیلئے شہر کے ایک حصّہ کو ایک دیوار کھینچ کر دوسرے حصّہ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ سڑکوں پہ مجروح اور زخمی لوگ ابھی تک نظر آتے ہیں۔ مقامی ریل گاڑیوں کے ڈبوں میں اس مظلوم مخلوق کی حالت پر ترس کرتے ہوئے ایک جگہ ایسے لوگوں کیلئے مخصوص کر دی گئی ہے جو جنگ میں شدید جسمانی نقصانات کا نشانہ بنے۔

بڑی بڑی دکانیں اُن اشیاء سے بھری پڑی ہیں۔ جن کی کسی کو ضرورت نہیں۔ اور وہ چیزیں جو لوگوں کی زندگی کے قیام و بقاء کیلئے ضروری ہیں۔ وہ بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ ہاں یہ ضرورت کی اشیاء آپ کو بلیک مارکیٹ میں مل جائینگی جو دراصل اس ملک کا بازار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بغیر اس بازار کے یہاں کے لوگوں کی زندگی محال ہو جائے۔ راشن خوراک جس کا ذکر بعد میں کیا جائیگا اس قدر قلیل ہے کہ بغیر اس بازار سے خریدنے کے عموماً گذارہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بازاروں میں سے گزرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جس طرح کسی گھر کو آگ لگ گئی ہو۔ اور اُسے بجھانے کے بعد ہر طرف سیاہی اور بدنما داغ نظر آتے ہیں۔ ریل گاڑیوں بسوں اور ٹریموں کو دیکھ کر نظر آتا ہے کہ سالہا سال سے ان کو روغن کرنے کا خیال تک کسی کو نہیں آیا۔ دفاتر میں بالکل سادہ اور پرانی میزوں پر بغیر اُن چیزوں کے جنہیں عام دفاتر میں ضروری خیال کیا جاتا ہے کارکنان بیٹھے کام کرتے ہیں بڑے بڑے دفاتر بھی اس طرح کام کر رہے ہیں۔ جس طرح لکڑی کے بڑے ٹال کے ایک کونے میں خزانچی بیٹھا اپنا حساب کتاب کر رہا ہو۔ دفاتر دوکانات کے اوقات . . . . بھی تھوڑے کر دئیے گئے ہیں۔ کیونکہ لوگوں میں زیادہ وقت کام کرنے کی جسمانی طور پر طاقت ہی نہیں آجکل یہاں کے لوگوں کو جو ماہانہ راشن دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے (یکصد گرام اندازاً ½۱ چھٹانک اور ایک کلوگرام قریباً ایک سیر شمار کریں)

روٹی ۹ کلوگرام۔ مکرونی وغیرہ ۱۰۵۰ گرام مکھن و دُھنیات ½۴ صد گرام۔ گوشت یکصد گرام۔ پنیر ساٹھ گرام۔ سبزی ۱۲ کلوگرام۔

بعض اوقات جب سبزی موسم کے لحاظ سے زیادہ میسر ہو تو مزید ½۴ کلوگرام۔ کھانڈ ایک پونڈ لیکن یہ کھانڈ گیلی اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہے جس کا وزن بوجہ نمی کے اصل مقدار سے زیادہ ہوتا ہے۔

انڈا (پاؤڈر کی شکل میں) ½۴ انڈوں کے برابر آلو چھ کلوگرام جب آلو نہ ملیں تو ان کی بجائے ½ مقدار میں کھانڈ۔ صابن ۲۴ گرام (یعنی قریباً پونے دو تولے)۔ پارچات کیلئے صابن پاؤڈر ۱۲۰ گرام اسی غرض کے لئے ایک اور قسم کا ردّی پاؤڈر اسی مقدار میں۔ جرمن کافی ۱۲۰ گرام۔ یہ کافی نہ معلوم کن اجزاء کو مرکب کر کے بنائی جاتی ہے پینے میں سخت بدمزہ۔ پتلا دودھ۔ ہفتہ میں دو بار فی کس ایک پاؤ فی بار۔ خشک دودھ یکصد گرام۔ خشک مٹر (کبھی کبھار) ۴۰۰ گرام۔ خشک میوے (جب میسر ہوں) ½۱ پونڈ۔ مچھلی ۴۰۰ گرام۔

یہ ہے سارا راشن۔ اس کا مقابلہ دوسرے ممالک کے راشن سے ہرگز نہ کیجئے کیونکہ اوّل دوسرے ممالک میں کھانے پینے کی ہر شے راشن نہیں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو بغیر راشن کے خریدی جا سکتی ہیں۔ اور اس طرح ہر شخص اپنی کمی کو پورا کر سکتا ہے مثلاً اگر روٹی کی کمی ہوئی تو آلو بغیر راشن کے خرید لئے۔ گوشت کم ملا۔ تو مچھلی کھلے طور پر خرید لی وغیرہ۔ لیکن جرمنی میں کوئی چیز بغیر راشن کے نہیں مل سکتی۔ دوسرے یہ کہ جو راشن اوپر درج کیا گیا ہے وہ تو کاغذی راشن ہے جو راشن کارڈ پر چھپا ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص اس مقدار میں ہر شئے حاصل بھی کر لیتا ہے بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق محکمہ متعلقہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ اب فلاں فلاں کوپن کارآمد ہیں۔ جب تک اعلان نہ ہو اُس وقت تک اُن کوپنوں پر اشیاء دستیاب نہیں ہو سکتیں اور پھر یہ بھی نہیں کہ ہر ماہ ساری کوپنیں کارآمد قرار دی جائیں بلکہ محض بیکار ہی رہتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باہر کی دنیا کو تو یہ علم دیا جاتا ہے کہ جرمن لوگ مثلاً ۱۵۰۰ کیلوری راشن حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ ایک ہزار یا گیارہ سو کیلوری سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اگر انہیں گوشت مل جائے تو دُھنیات مفقود۔ اگر آلو مل جائیں تو کھانڈ کے راشن پر اُس کا اثر۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس جرمن کہتے ہیں کہ انہیں ہر ہفتہ بے اطمینانی رہتی ہے کہ نہ معلوم کیا ملیگا۔ اس کی بجائے اگر انہیں پہلے سے اُتنا ہی راشن کارڈ دیا جائے جتنا کہ اُنہیں خریدنے کا اختیار بھی ہو تو وہ صبر و شکر سے اُس مقدار کو قبول کر لینگے۔ لیکن یہ کیا ہوا کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے کے اور۔

ان حالات میں بلیک مارکیٹ سے ضروریات زندگی خریدنا عام حالات میں ناگزیر ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جو لوگ بلیک مارکیٹ کے انسداد کے کام پر لگے ہوتے ہیں اُن کی روزانہ کی زندگی بھی اسی بازار کے وجود کی مرہون منت ہے پس جرمنی کی بلیک مارکیٹ کو بھی دوسرے ممالک کی بلیک مارکیٹ پر محمول نہ کیجئے پھر اسی بازار میں قیمتیں حد درجہ بڑھی ہوئی ہیں ہاں ایسی جن کا یقین نہ آئے۔ بعض نرخ ملاحظہ فرمائیے:۔

سیاہ روٹی (ایک کلوگرام وزن) پانچ روپے کھانڈ فی سیر ۳۳ روپے۔ مصالحہ جات ½ چھٹانک کی قیمت ۵۴ روپے۔ ایک سیر کافی۔ دو صد روپے ایک پونڈ مکھن کی قیمت اسّی روپے۔ دھاگہ کی ریل ۲۷ روپے۔ یقین جانیئے کہ لوگ ان چیزوں کو اپنی زندگی کے بقاء کے لئے خریدتے ہیں پچھلے مہینوں ایک لمبے عرصہ تک جرمن قوم کو کسی قسم کی دُھنیات نہ دی گئیں۔ ظاہر ہے کہ اس ضروری غذا کے بغیر گذارہ قریباً ناممکن ہے پس مندرجہ بالا نرخوں پر اشیاء خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں ایک سگریٹ آپ بڑی آسانی سے دو روپے میں بیچ سکتے ہیں کیونکہ جرمن لوگوں کا راشن سوا ایک سگریٹ روزانہ ہے اور جو لوگ سگریٹ ہر قیمت پر پیئنگے بالخصوص جبکہ اُنکے پاس بے معنی جرمن مارک کے نوٹوں کے پلندے ہوں۔ تو وہ ضرور اس قیمت پر سگریٹ خریدینگے۔ سگریٹ جرمنی میں بہت محفوظ کرنسی ہے۔

ایک طرف ضروریات زندگی کا فقدان اور دوسری طرف بے پناہ بے معنی کرنسی نوٹوں کی بھرمار کا یہ اثر ہوا کہ "روپیہ" تو بہت ہے لیکن بے فائدہ۔ پرانے زمانہ کا بارٹر سسٹم رائج ہو چکا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک درزی کو اپنا ماپ دیا کہ وہ اُسے ایک جوڑا تیار کر دے کپڑے اور سلائی کے عوض میں درزی نے ایک مقدار سوختنی لکڑی کی طلب کی۔ یہ تبادلہ کا دستور ہر شعبہ میں جاری ہے اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں چیز کے بدلہ میں فلاں چیز درکار ہے کیونکہ فروخت کرنے والا جرمن مارک کو قبول نہیں کرتا۔ ایک وجہ اسکی یہ بھی ہے کہ گذشتہ کئی مہینوں سے کرنسی کی اصلاح کا چرچا تھا۔ اور لوگوں کو خطرہ تھا کہ یکدم یہ نوٹ بیکار ہو جائینگے چنانچہ اب ایسا ہی ہوا ہے اب جبکہ میں جرمنی سے واپس جا رہا ہوں۔ ایک کرنسی کی اصلاح کا اعلان کر دیا گیا ہے جس کی رُو سے ساٹھ پرانے مارکوں کے بدلہ ہر شخص کو ساٹھ نئے مارک دئے جا رہے ہیں لیکن فی الحال صرف چالیس مارک (ساڑھے تیرہ روپے) اور بقیہ بیس مارک دو ماہ کے اندر ادا ہوں گے علاوہ ان ساٹھ پرانے مارکوں کے جو نئے سکہ میں تبدیل ہو سکینگے۔ باقی سب نوٹ بنکوں میں جمع کرا دئے گئے ہیں۔ ایک مارک تک کی قیمت نوٹ اور چھوٹے سکے۔ اس طرح ڈاک کی ٹکٹیں ۲۱ جون سے بعد بھی کارآمد رہینگی۔ لیکن اپنی اصل قیمت سے ۱/۱۰ قیمت پر۔ گویا کہ جرمنی کے امیر ترین شخص کے پاس آج چالیس مارک سے زائد رقم نہیں۔ اور وہ کہ کل جن کے پاس چھوٹے سکے ایک ہزار کی مالیت کے تھے آج اُنکی قیمت ایک سو رہ گئی ہے۔ غرضیکہ جرمن قوم (صرف برطانوی امریکن اور فرانسیسی علاقوں کے کیونکہ روس اپنی اصلاح علیحدہ طور پر جاری کر رہے ہیں) کا ہر فرد حد درجہ غریب ہو گیا ہے۔ بالخصوص آئندہ چند ماہ تو بہت ہی مشقت طلب ہونگے۔ کیونکہ جبتک نئی کرنسی میں تنخواہیں نہ ملیں اُس وقت تک تو محض کھانے

بیٹھے کی چیزیں خریدنا بھی دوبھر ہو گا۔ اُدھر اشیاء کی قیمتوں میں کمی نہیں ہوئی۔ ایک اور نتیجہ اس نئی اصلاح کا یہ ہو گا کہ بیکاری بڑھ جائے گی۔ کیونکہ فرمیں اپنے سب ملازمین کو نئے سکہ میں تنخواہیں ادا نہ کر سکیں گی جو ہماری رقم بنکوں میں جمع ہو گئی ہے۔ اُس کے بدلہ میں کیا ملے گا؟ اور کب ملے گا! اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال ہم سے زیادہ نہیں ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہر سو مارک کے بدلہ میں ایک مارک رہ جائے حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو لوگ پرانے نوٹوں کو بجائے بنکوں میں جمع کرانے کے جلا دینا چاہیں۔ اُنہیں اس کی اجازت ہے آخری دنوں میں لوگوں نے ہر قسم کی چیزیں خریدنے کی کوشش کی۔ خواہ وہ کتنی ہی بیکار کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہ بیکار چیزیں پرانی کرنسی سے زیادہ کارآمد ہوں گی۔ اُن دنوں میں نے لمبی لمبی قطاریں دیکھی ہیں۔ جو ہر دُکان پر لگی ہوئی تھیں اُدھر دکاندار بھی کام کی چیزوں کو چھپا رہے تھے تا اصلاح کے نفاذ کے بعد فروخت کریں۔ اُن دنوں بازاروں میں عجیب نظارہ تھا۔ لوگ اپنے روپیہ سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نئی اصلاح بلیک مارکیٹ پر ایک ضرب کاری ہے لیکن جرمن عوام و خواص پر چند مہینے اس کا بہت بُرا اثر رہے گا۔

رمضان المبارک میں نماز تراویح
اور
درس القرآن کا انتظام

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے قرآن کریم کے باقاعدہ درس اور نماز تراویح کا انتظام ہو گا۔

نماز تراویح ہر روز عشاء کی نماز کے بعد حلقہ رتن باغ کے صحن میں حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل پڑھائیں گے۔ یہ جگہ وہی ہے جہاں کچھ عرصہ پہلے جمعہ کی نماز ہوا کرتی تھی۔ تمام حلقہ جات کے احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس میں شامل ہوں۔ پانی وغیرہ کا انتظام انشاء اللہ العزیز خاطر خواہ ہو گا۔

پہلی رمضان المبارک سے آخری تاریخ تک انشاء اللہ العزیز ہر روز بعد نماز ظہر مسجد کے کمروں میں قرآن کریم کے ایک سپارہ کا درس روزانہ ہوا کرے گا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان المبارک کی آخری تاریخ تک یعنی اجتماعی دُعا کے دن تک۔ تمام قرآن کریم کا درس مکمل ہو جائے گا۔ درس کا پروگرام حسب ذیل ہو گا۔

۱۔ سورہ فاتحہ سے لیکر سورۂ یونس تک
مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

۲۔ سورۂ یونس سے لے کر سورۂ رُوم تک
مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن

۳۔ سورۂ رُوم سے لے کر سورۂ والناس تک
مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

احباب کو چاہیئے کہ دوسرے دوستوں کو بھی درس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور خود بھی باقاعدگی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔ بیرونی دوست بھی شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

اجتماعی دُعا کے متعلق نوٹ الگ شائع ہو گا۔

ناظر تعلیم و تربیت

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈران کے حسابات مئی ۴۸ء والدین کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی دوست کو اُنکے بچے کا حساب نہ ملا ہو۔ تو ہم سے ہنستی منگوا سکتے ہیں نیز انشاء اللہ ۹، ۱۰ جولائی تک جون کے حسابات بھجوائے جائینگے ۹، ۱۰ جولائی کو سکول موسم گرما کی رخصتوں کی وجہ سے بند ہو جائیگا۔ اور بچوں کی فیس گزشتہ تین ماہ کی ادا کرنی ہے۔ اور آیندہ رُخصتوں کی فیس بھی دینی ہے۔ اس لئے معمول معیار کے مطابق یعنی ہائی کلاسز کیلئے ۲۵/- روپے مڈل کے لئے ۲۰/- روپے اور پرائمری کیلئے ۱۵/- روپے ماہوار کے حساب سے احباب کو جولائی کے شروع میں ایکماہ کا خرچ بھیجدینا چاہیئے کیونکہ رخصتوں میں بچے واپس بھی آئینگے اور اُنکو گھر بھی دینا ہے اسلئے امید ہے کہ احباب ہماری اور بچوں کی سہولت کیلئے ۲۸ سے پہلے رقوم پہنچانیکی کوشش کرینگے سب بورڈران بفضلِ تعالیٰ بخیریت ہیں اور محنت سے اپنا تعلیمی کام کر رہے ہیں دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو رخصتوں سے پہلے یہاں بھجوا دینا چاہیئے تاکہ اُن کو گھر کیلئے تفصیلی کام دیا جا سکے اور اس طرح اُنکی رخصتیں ضائع نہ ہوں

(عبدالرحمن سپرنٹنڈنٹ جنیوٹ ہاؤس تحریک جدید بورڈنگ)

غرباء کی خبرگیری اور اسلام

از مکرم خواجہ محمد اسماعیل صاحب آف بمبئی درویش قادیان

ہمدردی خلائق ایک فطری امر ہے اور ہر مذہب نے اس کے متعلق تعلیم پیش کی ہے لیکن بعد زمانہ سے جب لوگ اس سے غافل ہوئے۔ خداوند عزوجل نے کسی اپنے پیارے کو بھیجکر بھولے بھٹکوں کو صحیح راستہ دکھانے کے واسطے مامور کیا اور اس کے ذریعہ سے اخوت قائم کی۔

غرباء کی خبرگیری نہ کرنا دنیا میں ظلم و ستم پھیلانے۔ جرائم کا دروازہ کھولنے اور فسادات کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا اسلام جس کے نام ہی میں سلامتی اور صلح آشتی ٹپکتی ہے نے ایسی اعلےٰ اور جامع تعلیم پیش کی کہ اس پر عمل پیرا ہونا دنیا میں بہشت قائم کرنا ہے اسلام کہتا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو ظالم کو ظلم سے روک کر اور مظلوم کی دادرسی کر کے۔ اسی طرح محتاج و سرمایہ دار حاکم و محکوم اور آقا و خادم سب کی مدد کی تعلیم دیتا ہے۔ آیت مرقومہ بالا میں مختصر الفاظ میں بڑا وسیع مضمون ادا کر دیا گیا ہے جو قرآن پاک کا ایک معجزہ ہے۔ فرماتا ہے۔ جن و انس کو پیدا کرنے کا مقصد ہمارا عبد بننا ہے۔ عبد کے معنی کسی کے نقش قبول کرنے اور پورے طور پر اس کے منشاء کے ماتحت چلنے کے ہوتے ہیں (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں آیت موصوفہ کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہے مطلب یہ کہ انسان صحیح معنوں میں عبد کہلانے کا مستحق۔ اس وقت ہو سکتا ہے جب صفات الٰہیہ کا مظہر بن جاوے۔ رب بنے رحمٰن بنے۔ رحیم۔ کریم۔ مومن۔ مہیمن۔ ودود وکیل۔ ستار۔ جبار اور نافع وغیرہ بنے گو آیت مذکورہ میں ایک نہ ختم ہونے والا مضمون بند کر دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ اسلامی تعلیم تمام دنیا کے واسطے اور ہر استعداد والے کے واسطے ہے۔ لہذا عام فہم اور صاف لفظوں میں بھی قرآن غرباء اور یتامیٰ کی خبرگیری کو ضروری اور لازمی قرار دیتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے چند آیات ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (۱۴ ع ۱۹) یعنی اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے کہ تم نیکی کا بدلہ نیکی سے دو۔ اور پھر ترقی کر کے احسان تک پہنچو یعنی خود دوسروں سے نیکی کرنا اور اس کے بعد آخری زینہ بھی چڑھو۔ یعنی طبعی جوش سے دوسروں کی خدمت میں لگ جاؤ۔ اب یہ اتنی اعلےٰ تعلیم ہے کہ سوائے قرآن کے سوا کسی نے پیش کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ اور پھر اس کے حامل آقائے نامدار سردار دوجہان سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر ایسے رنگ میں عمل کیا کہ اس کی نظیر ڈھونڈنا عبث ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اس پر ایسے رنگ میں عمل پیرا ہوتے آ رہے ہیں مگر چونکہ یہ حکم غریب و امیر۔ مزدور سرمایہ دار حاکم اور محکوم سب کے واسطے ہے لہذا اگر سب اس پر کاربند ہو جاویں تو دنیا آرام و آسائش کی جگہ بن جاوے۔ لیکن یاد رہے کہ اس کے بالمقابل تین ہی بدیاں ایسی ہیں کہ انکا سدباب بھی ضروری ہے۔ ورنہ کامل سکینت میسر نہیں آ سکتی اور وہ فحشاء۔ منکر اور بغی چنانچہ دوسرے حصہ میں فرمایا کہ خدا ان سے منع فرماتا ہے۔ کیا مطلب کہ بغاوت۔ انکار اور فحشاء ترک کر دینا چاہیئے۔ آگے فرماتا ہے کہ یہ موعظت تمہارے ہی فائدہ کے واسطے ہے اگر تم اس سے نصیحت حاصل کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے۔ ورنہ تمہارا ہی نقصان ہو گا۔ اب دیکھو یہ ایسی تعلیم ہے کہ جو شخص انفرادی طور پر ہی کاربند ہو جاوے تو وہ دنیا میں وہ کبھی دنیا سے نہیں ہوتا اور اس پر سب سے زیادہ عمل کرنے والا اندھی دنیا کی نظروں میں مجنون ہوتا ہے

انتقال!

افسوس محمد عبد الوہاب صاحب ابن میاں محمد عبد اللہ صاحب ٹھیکیدار مرحوم ساکن قادیان محلہ دار الفضل حال شہر سیالکوٹ ۶/۲۹ بروز جمعرات شام سوا چھ بجے اکیس برس کی عمر میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی نوجوان تھے بیوہ ماں اور ہمشیرگان و برادر احقر کے لئے ان کی بے وقت موت سخت جانکاہ صدمہ کا باعث ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مرحوم کے ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(غلام محمد ثالث سیکرٹری مال وفنانس سیکرٹری تحریک جدید لاہور)

(بقیہ صفحہ ۱ سے)

کے لئے ہر وقت تیار رہے گا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کی انفرادیت کو قائم رکھا جائے۔ اس کے علاوہ دیگر ہر قسم کے ... کو آرمے ضرورت پر ... دیکھیں پاکستان کی وزارت خارجہ اس پر کیا تبصرہ کرے

مصر۔ سوڈان اور شام

عربوں سے اپنی دوستی کے اظہار اظہار ہی میں برطانیہ مصر کو جھکنے دے کر سوڈان پر تسلط جمالینا چاہتا تھا۔ لیکن مصر کچھ سنبھلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مصری کیبنٹ آئینی اصلاحات کو ٹھکرا چکی ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ نے اس کے باوجود آرڈیننس نافذ کر دیا ہے اس دفعہ برطانیہ کی ضد مصر سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔ مصری حکومت کی طرف سے باقاعدہ صورت پر گو احتجاج برطانی پارلیمان تک نہیں پہنچا لیکن اسے برطانی حلقوں میں کوئی خاص اہمیت بھی نہیں دی جا رہی۔ مصر کا ایک سیاسی حلقہ اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت میں لے جانا چاہتا ہے۔ لیکن دوسرا یہ کہتا ہے کہ وہاں جا کر ہم ایک ایسی دلدل میں پھنس جائیں گے۔ جس سے نکلنا مشکل ہو جائیگا۔ برطانیہ اپنی مرضی کے مطابق معاملے کو لمبا کرتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ کامل اقتدار حاصل کر لے گا۔ برطانی حکومت نے بھی موقعہ تاڑ کر اس مسئلے کو اٹھایا ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ تمام عرب اب جنگ فلسطین پر سر دھڑ کی بازی لگائے بیٹھے ہیں بلکہ مصر تو اس میں پیش پیش ہے

شام فرانسیسی حکومت سے سیاسی تعلقات کے کاملاً انقطاع کا فیصلہ کر چکا ہے۔ مصر کی بیداری جنگ فلسطین ہی کی عطا کردہ ہے

مصری وزیر امور خارجہ احمد خشابہ پاشا نے جنہوں نے برطانی سفیر سے ان اصلاحات کے متعلق معاہدہ کیا تھا۔ اپنا استعفیٰ مصری کابینہ سے واپس لے لیا ہے۔

بہرحال استعمار اور اقتدار میں سوڈان پر معاشی تسلط کا یہ مسئلہ فلسطین کے بعد دوسرا بڑا مسئلہ ہے۔ جس سے عربوں میں اضطراب پھیل رہا ہے۔ اور جو انہیں برطانی حکومت عملی سے کامل بائیکاٹ کی طرف لے جا رہا ہے۔

روس یہودیوں کو آلات حرب و ضرب مہیا کرے گا!

لندن ۱۰ جولائی:۔ یہودی عارضی صلح کے ختم ہونے سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ یہودی پناہ گزینوں کو فلسطین لا رہے ہیں۔ جس قدر جہاز انہیں مل سکتے ہیں۔ انہیں اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ موٹر بوٹیں بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔ نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک کاؤنٹ برناڈوٹ کو ان کے خفیہ پلان کا نہ تو عربوں کی طرف سے کوئی جواب موصول ہوا ہے اور نہ یہودیوں کی طرف سے عربوں کی طرف سے یہ توقع ہے کہ وہ ان تجاویز کے استرداد کے فیصلہ سے جلد از جلد انہیں مطلع کر دیں گے۔ ان عرب لیڈروں کو صرف ایک فکر لاحق ہے اور وہ یہی کہ فلسطین میں اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو برطانیہ اور امریکہ مشرق وسطیٰ کو سامان جنگ کی ترسیل بند کر دیں گے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ روس امریکہ کو اور برطانیہ کو زچ کرنے کے لئے یہودیوں کو آلات حرب و ضرب مہیا کرے گا۔

مسئلہ حیدر آباد اور کشمیر کمیشن

لندن ۲ جولائی:۔ کشمیر کمیشن کو کئی انجمنوں کی طرف سے یہ تار موصول ہوئے ہیں کہ وہ حیدر آباد کے مسئلہ کی بھی تحقیقات کرے کیونکہ یہ مسئلہ اس کے پروگرام میں شامل نہیں اس لئے کشمیر کمیشن کے صدر نے انجمن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور سیکیورٹی کونسل کے صدر کو ان مطالبات سے مطلع کر دیا ہے اور ان سے ہدایت طلب کی ہے معلوم ہوا ہے کہ فی الحال اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ سیکیورٹی کونسل کشمیر کمیشن کو اس امر کی ہدایت کرے کہ وہ حیدر آباد کے مسئلہ کی تحقیقات کرے

عارضی صلح میں توسیع کی کوشش

لیک سکسیس یکم جولائی۔ مجلس اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل لی نے اخبارات کے نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ اگر فلسطین میں کوئی مصالحت نہیں ہو سکی۔ تو وہ عارضی صلح میں توسیع کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ عارضی صلح میں توسیع کا مطالبہ کرنا کاؤنٹ برناڈوٹ کا کام ہے۔

طول و عرض میں سرگرم لیگی مسلمانوں کی گرفتاریاں

پانچ ہزار مسلمانوں پر جاسوسی کا الزام

حیدر آباد ۳ جولائی:۔ ایکسپریس نیوز سروس کے نامہ نگار متعین حیدر آباد نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی گرفتاریاں زور شور سے شروع ہیں حکام ان مسلمانوں کو گرفتار کر رہے ہیں جو سرگرم لیگی تھے۔ اس وقت تک تقریباً پانچ ہزار مسلمان جاسوسی کے الزام میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ مجھے ایک سرکردہ مسلمان لیڈر نے بتایا کہ کئی ایسے لیگی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن سے کوئی عداوت تھی۔

"دشمن ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے" مسٹر اقبال شیدائی کا انتباہ

گوجرانوالہ ۲ جولائی ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر اقبال شیدائی نے فرمایا۔ کہ کشمیر میں آزادی کی جو جنگ جاری ہے۔ وہ سخت نازک مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ دشمن ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ اگر ہم نے دشمن کو جلد از جلد نہ روکا تو ہمارے گھر بار محفوظ نہیں رہیں گے۔ کشمیری پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور وہ پاکستان کے عوام کی ہر امداد کے مستحق ہیں۔

حیدر آباد کی پوزیشن قانونی طور پر درست ہے

"اکانومسٹ" کا تبصرہ

لندن ۲ جولائی:۔ "اکانومسٹ" نے بعنوان "حیدر آباد کا معاشی مقاطعہ" ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں ہندوستان اور حیدر آباد کے تعلقات پر تبصرہ کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر ہندوستان کشمیر کے شمول کو جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کی طرف سے توضیح کی جاتی ہے اسے تسلیم کر لیا جائے تو حیدر آباد کا رویہ اور پالیسی بالکل صاف اور صحیح نظر آتی ہے اور اسے بھی حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے اس مطلب پر قائم رہے اگر حکمران کا حق ایک معاملہ میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو دوسرے معاملے میں کیوں نہ ہو۔ اگر کانگرس یہ دلیل دے سکتی ہے کہ شیخ عبداللہ اور اس کے چیلے چانٹے اس فیصلہ کے حامی ہیں۔ اور اس وقت تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ آیا اکثریت اس بات کی حامی ہے یا نہیں تو اس امر سے بھی مجال انکار نہیں کہ حیدر آباد میں ایسے ہندو موجود ہیں جو کانگرس کے خلاف ہیں۔

امانت خانوں سے امانتیں نکالنے کے متعلق سمجھوتہ

لاہور ۲ جولائی۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان امرتسر کے امانت خانوں کے بارے میں پانچ نکات پر مشتمل ایک معاہدہ طے ہو گیا ہے۔ اس معاہدے کی شرائط کا اطلاق بہت جلد مشرقی پنجاب کے اضلاع پر شروع ہو جائے گا۔ یہ اقرار نامہ اس اجلاس میں طے پایا جس میں مسٹر ایم۔ والی خان نائب سیکرٹری وزارت مہاجرین پاکستان اور مشرقی پنجاب کے آئی سی ایس افسران نے حصہ لیا۔ قرار یہ پایا۔ کہ ڈپٹی کمشنر اور آفیسر متعین امرتسر شہری جائیدادیں کے افسر امرتسر میں منگل کو گیارہ بجے ملیں گے اور اگلے ہفتہ سے پرمٹ جاری کرنے کے لئے درخواستیں دی جائیں گی۔ اور جو پرمٹ تیار ہو جائیں گے وہ اکٹھے کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مطلع کر دیا جائے گا۔ کہ وہ مناسب حفاظت کا بندوبست کریں اس کے بعد پرمٹ درخواست دہندوں کو دے دیئے جائیں گے

آخری ہفتہ کی تعطیل ختم

لاہور ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے ایک تازہ حکم کی رو سے وہ تعطیل ختم کر دی گئی ہے جو موسم گرما کے دوران میں ہر مہینہ کے آخری ہفتہ کے روز دی جاتی تھی۔

ہندوستانی کرنسی کا تبادلہ بند

حیدر آباد دکن ۲ جولائی۔ کل رات نئی دہلی سے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا تھا جس کی رو سے ہند کی ان سکیورٹیوں کو جو حضور نظام حکومت نظام اور حیدر آباد سٹیٹ بنک سے تعلق رکھتی تھیں ہند کے تبادلہ پر پابندی لگا دی گئی تھی آج اس حکم کے خلاف حکومت نظام کا فوری ردعمل ظاہر ہو گیا۔ حکومت نظام نے ریاست کے تمام بنکوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ریاست حیدر آباد اور ہندوستانی سکوں کا تبادلہ بند کر دیں۔

چین کی جنگ اور شدید ہو گئی

نانکن ۲ جولائی:۔ چین کی قوم پرست فوجوں اور کمیونسٹوں کے درمیان جنوبی ہونان کے میدان میں جو بڑا تصادم ہو رہا ہے اس کی شدت آج اور بھی زیادہ ہو گئی معلوم ہوتی ہے۔ ... کمیونسٹ سپاہ ملک کو ۳۰ ہزار کے قریب فوج کا منظم پیش کر رہے ہیں سرکاری فوج کو تازہ دم کمک پہنچائی جا رہی ہے۔

حیدر آباد کو قیمتی اشیاء کی ترسیل بند

نئی دہلی ۳ جولائی۔ حکومت ہندوستان نے حیدر آباد کو زیورات ہیرے سونا چاندی اور ہندوستانی نوٹ ہندوستانی سکے اور غیر ملکی کرنسی کی ترسیل بالکل بند کر دی ہے۔ نظام حیدر آباد آرڈیننس کے ذریعہ ریاست سے زر نقد منتقل کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔